S-2002-2-521-528

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 2 ایس سی آر

ڈیلا اور دیگر
بنام
ریاست یو۔پی۔

20 ستمبر 2002

ایس راجیند ربابو، شیوراج وی پاٹل اور اشوک بھان، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعہ 02 کو 149 کے ساتھ پڑھا گیا - بری ہونے کا حکم - عدالت عالیہ کی طرف سے مداخلت - کی درستگی - منعقد، عدالت عالیہ کو بری ہونے کے حکم کو واپس لینے میں جائز قرار دیا گیا کیونکہ اس نے مقدمے کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے شواہد کا مناسب تجزیہ اور دوبارہ جائزہ کیا ہے۔

استغاثہ کے مطابق ایک شخص نے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا اور اپیل کنندہ نمبر 1 نے اس کے قبضے کو متنازعہ کیا۔ واقعے سے ایک دن پہلے جھگڑا ہوا اور اپیل کنندہ نمبر 1 نے اسے دھمکی دی۔ اگلے دن اپیل گزار اور تین دیگران شریک ملزم چار دیگران افراد کے ساتھ ہتھیاروں سے لیس جائے وقوعہ پر گئے۔ یہ الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ نمبر 1 نے اپنے بیٹے اپیل کنندہ نمبر 2 کو زمین کے خریدار کو قتل کرنے کی ترغیب دی۔ اپیل کنندہ نمبر 2 نے گولی چلا کر خریدار کو زخمی کر دیا جس کے نتیجے میں بعد میں اس کی موت ہو گئی۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ دیگر ملزموں نے استغاثہ کے 1 سے 3 گواہوں پر حملہ کیا جس سے وہ زخمی ہوئے۔ اپیل گزاروں اور تین دیگر شریک ملزموں پر آئی پی سی دفعات 147، 148 اور 302 کے ساتھ 149 اور 323 کے ساتھ 149 آئی پی سی کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ ٹرائل کورٹ نے تمام ملزموں کو بری کر دیا۔ عدالت عالیہ نے تینوں شریک ملزموں کو بری کر دیا لیکن اپیل گزاروں کو بری کرنے کے فیصلے کو الٹ دیا اور انہیں آئی پی سی کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے شواہد کی مناسب تعریف کی بنیاد پر ٹرائل کورٹ کے بری کرنے کے حکم کو الٹ دیا اور وجوہات کی بنیاد پر، محض اس کے برعکس نظریہ اختیار کرنے کے امکان پر؛ کہ اپیل گزاروں کو اسی استغاثہ کی کہانی کی بنیاد پر مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا جو تین شریک ملزموں کے خلاف ثابت نہیں ہو سکی خاص طور پر جب کہ چار نامعلوم افراد بھی واقعے میں ملوث تھے؛ اور چونکہ اپیل کنندہ نمبر 1، 80 سال سے زائد عمر کا ہے اس لیے اس کے مقدمے پر ہمدردی سے غور کیا جانا چاہیے۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے کہا:

1. عدالت عالیہ نے مقدمے کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے شواہد کے مناسب تجزیے اور معروضی دوبارہ تعریف پر بری ہونے کے حکم کو واپس لینے میں صحیح اور جائز قرار دیا۔ یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں عدالت عالیہ نے محض اس لیے مداخلت کی ہو کہ وہ ایک مختلف نظریہ اختیار کر سکتی ہے بلکہ اس نے دکھایا ہے کہ کس طرح ٹرائل کورٹ کی طرف سے بری ہونے کی درج کردہ وجوہات غلط تھیں اور لیا گیا نظریہ معقول نظریہ نہیں تھا اور شواہد کے وزن کے خلاف تھا۔ اس طرح، عدالت عالیہ کے حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ یا بنیاد نہیں ہے۔ (527-ایف، جی)

2.1. یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ متوفی واقعے کے دوران لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ ڈاکٹر کے بیان کے مطابق، متوفی کے سینے پر ایک گولی کا زخم اور سر پر دو معمولی زخم آئے۔ استغاثہ کے گواہوں 1 سے 3 کو بھی متعدد چوٹیں آئیں جو کسی دھندلے ہتھیار کی وجہ سے ہو سکتی ہیں۔ (524-ایچ؛ 525-اے، بی)

2.2. استغاثہ کے گواہوں 1 سے 3 نے استغاثہ کے مقدمے کی حمایت کی کہ واقعہ کے طریقے اور انداز اور ان جرائم کے ارتکاب میں حصہ لینے والے افراد کے بارے میں۔ واقعہ کی جگہ پر پی ڈبلیو 1 سے 3 کی موجودگی کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ (525-بی-سی)

2.3. استغاثہ کے گواہوں نے لالٹین جلانے کی روشنی کے ساتھ ساتھ دونوں گواہوں کے پاس موجود مشعلوں کی دستیابی کے بارے میں بتایا۔ تفتیشی افسر نے لالٹین کا معائنہ کیا اور اس جگہ کو نشان زد کیا جہاں یہ لٹک رہی تھی اور مشعلوں کا بھی معائنہ کیا اور میمو تیار کیے۔ عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر رکھے گئے شواہد کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹرائل کورٹ سے اتفاق نہیں کیا کہ جائے وقوعہ پر روشنی کی موجودگی مشکوک تھی۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مشاہدہ کیا کہ ٹرائل کورٹ کو صرف اس بنیاد پر شواہد پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا کہ دونوں گواہ زخمی نہیں ہوئے تھے، کیونکہ یہ ضروری نہیں تھا کہ ہر ایک گواہ زخمی ہوا ہو۔ 1525-ای؛ 526-سی-ای)

2.4. استغاثہ کے گواہوں نے جرم کے محرک کے بارے میں گواہی دی جو واضح طور پر ثابت ہوا کیونکہ فریقین کے درمیان کئی قانونی چارہ جوئی ہوئی تھی۔ ایسے حالات میں، عدالت عالیہ نے پایا کہ ٹرائل کورٹ کا یہ نتیجہ ریکارڈ کرنا غلط تھا کہ محرک پہلو ثابت نہیں ہوا اور اپیل کنندہ نمبر 1 متوفی سے ناراض نہیں تھا یا ملزم افراد کا نام محض شک کی بنیاد پر لیا گیا تھا۔

3. جواب دہندہ ریاست اپیل کنندہ نمبر 1 کے معاملے پر ہمدردی کے ساتھ غور کرے گی جب بھی اس کی طرف سے اس کی بڑھاپے اور مقدمے کے مخصوص حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے سزا کو کم کرنے کے لیے درخواست دی جائے گی۔ (528-اے۔-بی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1994 کی فوجداری اپیل نمبر 900۔

1980 کی سرکاری اپیل نمبر 1943 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 21.9.1994 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے گورو جین، محترمہ ابھا جین اور بلدیو اتریہ۔

جواب دہندہ کے لیے ابھشیک چودھری، پرشانت چودھری اور پرمود سوروپ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شیوراج وی پاٹل جسٹس : ان دو اپیل گزاروں کے ساتھ تین دیگر ملزموں پر آئی پی سی کی دفعات 147، 148، 302 کے ساتھ 149 اور 323 کے ساتھ 149 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ سیشن جج نے مقدمے کی سماعت کے بعد اور اپنے سامنے رکھے گئے مواد کی بنیاد پر تمام ملزموں کو بری کر دیا۔ ریاست کی طرف سے دائر اپیل پر، عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے اور حکم کے ذریعے تین دیگر شریک ملزموں کے حوالے سے حکم بریت کی توثیق کی اور ان اپیلیوں سے متعلق حکم بریت کو پلٹ دیا اور انہیں مجرم قرار دیا اور انہیں آئی پی سی کی دفعات 149 کے تحت جرم کے لیے عمر قید کی سزا سنائی اور انہیں دیگر دفعات کے تحت جرائم کے لیے مختصر مدت کے لیے سزا سنائی۔ اپیل گزاروں نے اس اپیل میں عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے اور حکم پر اعتراض کیا ہے۔

مختصراً، استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ متوفی اوم پال نے ایک محترمہ مکندی، گاؤں کرشن کے چھوٹا کی بیوہ سے کچھ زمین خریدی تھی۔ اپیل کنندہ نمبر 1 ڈیلا نے زمین پر اوم پال کے قبضے متنازعہ کیا۔ 27.9.1979 پر، اوم پال اور ڈیلا کے درمیان مذکورہ زمین پر کھڑی فصل کی کٹائی کو لے کر جھگڑا ہوا۔ اس وقت ڈیلا نے اوم پال کو دھمکی دی تھی۔ 28/29.9.1979 کی رات، تقریباً 12.30 صبح پر، اپیل گزار اور دیگران بری کیے گئے تین شریک ملزم چار دیگران افراد کے ساتھ کشن سنگھ کے گھر گئے۔ دیلا نے اوم پال کے ٹھکانے کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور جب کشن سنگھ خاموش رہے تو انہیں دیلا نے لاٹھی ماردی۔ کشن سنگھ کے چیخنے پر اوم پال، رندھیر سنگھ، گیتا رام، ہری سنگھ، بلبیر اور وید پرکاش وہاں پہنچ گئے۔ دیلا نے اپنے بیٹے تیلورام کو اوم پال کو مارنے کی ترغیب دی جس پر تیلورام نے اوم پال پر دیسی ساختہ پستول سے گولی چلائی جس کے نتیجے میں اوم پال زخمی ہو کر نیچے گر گیا اور بے ہوش ہو گیا۔ یہ الزام لگایا گیا کہ دیلا لاٹھی، سیتم سنگھ چاقو، گجے سنگھ اور رام پال بندوقوں سے لیس تھے اور چار نامعلوم افراد لاٹھیوں اور کلہاری سے لیس تھے۔ ملزموں نے کشن سنگھ، ہری سنگھ اور رندھیر سنگھ پر حملہ کیا۔ ملزم کے وہاں سے چلے جانے کے بعد اوم پال اور زخمیوں کو سہارن پور کے ہسپتال لے جایا گیا۔ اوم پال کا انتقال ہسپتال کے قریب ہوا۔ زخمیوں کا ہسپتال میں معائنہ کیا گیا۔ جیسا کہ پہلے ہی اوپر دیکھا گیا ہے، ٹرائل کورٹ نے تمام ملزموں کو بری کر دیا اور عدالت عالیہ نے اپیل پر ان دونوں اپیل گزاروں کے حوالے سے حکم بریت کو الٹ دیا۔

اپیل گزاروں کے وکیل نے سختی سے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے محض متضاد نظریہ اختیار کرنے کے امکان پر حکم بریت کو پلٹ کر غلطی کی ہے۔ ان کے مطابق، سیشن جج کی طرف سے شواہد کی مناسب تعریف اور وجوہات کی بنیاد پر اخذ کردہ نتائج کو عدالت عالیہ کی طرف سے پریشان نہیں کیا جا سکا؛ اپیل گزاروں کو اسی استغاثہ کی کہانی کی بنیاد پر مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکا جو تین دیگر شریک ملزموں کے خلاف ثابت نہیں ہو سکا خاص طور پر جب کہ چار نامعلوم افراد بھی واقعے میں ملوث تھے۔ فاضل وکیل نے یہ بھی پیش کیا کہ اپیل کنندہ نمبر 1، ڈیلا کی عمر 80 سال سے زائد ہے اور اس مدت میں اس کی عمر، صحت اور دیگر حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے مقدمے پر ہمدردی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مخالفت میں، ریاست کے فاضل وکیل نے متنازعہ فیصلے اور حکم کی حمایت میں دلیل دی۔

ہم نے فریقین کے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ عرضیوں کی روشنی میں ریکارڈ پر رکھے گئے شواہد پر غور سے غور کیا ہے۔اپنے مقدمے کی حمایت میں استغاثہ نے گیتارام (پی ڈبلیو-1) , ہری سنگھ (پی ڈبلیو-2) اور کشن سنگھ (پی ڈبلیو-3) زخمی چشم دید گواہ کون ہیں۔سکتو (پی ڈبلیو-5) جرم کے محرک کو ثابت کرنے کے لیے جانچ کی گئی۔ڈاکٹر ایم این انصاری (پی ڈبلیو-6) جس نے پوسٹ مارٹم کا معائنہ کیا اس کی جانچ کی گئی۔ایک اور ڈاکٹر، ڈاکٹر ایس کے بنسل (پی ڈبلیو-7) جس نے تین دیگر زخمی گواہوں (پی ڈبلیو 1 سے 3) کا بھی جائزہ لیا۔اس کے علاوہ، ایس آئی سنپت سنگھ (پی ڈبلیو-8) , دیگر گواہوں کے علاوہ تفتیشی افسر سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔جیسا کہ متنازعہ فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے، عدالت عالیہ اس قانونی حیثیت سے پوری طرح زندہ تھی کہ کب اور کن حالات میں حکم بریت میں مداخلت ہو سکتی ہے۔فیصلے میں کہا گیا ہے کہ بری حکم بریت کے خلاف اپیل میں عدالت عالیہ کے پاس وہی اختیارات ہیں جو ٹرائل کورٹ کے پاس شواہد کی جانچ کرنے میں ہیں اور اگر یہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ ٹرائل کورٹ کا نظریہ غیر معقول تھا یا شواہد کے وزن کے خلاف، تو وہ ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کردہ نتائج کو مسترد کر سکتا ہے۔

زیر بحث واقعہ 12.30 صبح 17/28.9.1979 کی رات کو پیش آیا تھا۔گیتا رام (پی ڈبلیو-1) رام پور پولیس اسٹیشن میں صبح 8 بج کر 15 منٹ پر 29.9.1979 پر ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرائی۔یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اوم پال کی موت واقعے کے دوران لگنے والی چوٹوں کی وجہ سے ہوئی۔یہ ڈاکٹر ایم۔این۔انصاری (پی۔ڈبلیو۔-6) کے ثبوت سے واضح ہے کہ متوفی کو سینے پر ایک گولی کا زخم اور سر پر دو معمولی زخم آئے تھے۔پی ڈبلیو 1 سے 3 کو متعدد چوٹیں آئیں جو کسی دھندلے ہتھیار جیسے لاٹھی کی وجہ سے ہو سکتی ہیں جیسا کہ ڈاکٹر ایس کے بنسل (پی ڈبلیو-7). پی ڈبلیو 1 سے 3 نے استغاثہ کے مقدمے کی حمایت کی ہے کہ واقعہ کے طریقے اور انداز اور ان افراد کے بارے میں جنہوں نے ان جرائم کے ارتکاب میں حصہ لیا تھا۔یہ سائٹ پلان (نمائش ka-13) سے واضح ہے کہ گاؤں کرشن کی آبادی میں ایک 'باگر' تھا جس میں پی ڈبلیو 1 سے 3، کے گھر تھے متوفی اوم پال اور دیگران۔عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے میں تفصیل سے بیان کردہ واقعہ کی جگہ کی ٹپوگرافی کو مدنظر رکھتے ہوئے، پی ڈبلیو 1 سے 3 کی موجودگی واقعہ کی جگہ پر مسترد نہیں کیا جا سکتا۔دوسری طرف، ان کا وہاں ہونا فطری تھا، جیسا کہ ان سے کہا گیا تھا۔پی ڈبلیو-1 نے اپنے ثبوت میں کہا ہے کہ ہری سنگھ کے برآمدے میں ایک لالٹین جل رہی تھی اور گواہ وید رام اور سکھبیر کے پاس مشعلیں تھیں۔انہوں نے زخمیوں کے طبی معائنے اور اوم پال کی موت کے بارے میں بھی بتایا اور کہا کہ انہوں نے شہران پور اسپتال میں ایف آئی آر لکھا اور اس کے بعد رام پور تھانے میں درج کرایا۔ہری سنگھ، (پی ڈبلیو-2) اس واقعے کے بارے میں بھی بتایا ہے۔اس نے اپیل گزاروں کے نام اور ان کے پاس موجود ہتھیاروں کا ذکر کیا ہے۔اس نے یہ بھی کہا کہ اس کے والد کشن کو ملزم نے اس وقت مارا پیٹا جب اس نے اوم پال کے ٹھکانے کا انکشاف نہیں کیا۔انہوں نے مزید کہا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 2 تیلو نے ڈیلا کی طرف سے اکسائے جانے پر، اپیل کنندہ نمبر 1 نے دیسی ساختہ پستول سے گولی چلائی جس سے اوم پال زخمی ہو گیا جو نیچے گر گیا اور بے ہوش ہو گیا۔اس نے یہ بھی بیان دیا کہ ملزم افراد نے اسے اور ساتھ ہی پی ڈبلیو 1 سے 3 کو زخمی کیا تھا۔استغاثہ کے گواہوں نے لالٹین جلانے کی روشنی کے ساتھ ساتھ دونوں گواہوں کے پاس موجود مشعلوں کی دستیابی کے بارے میں بتایا ہے۔تفتیشی افسر نے دراصل لالٹین کا معائنہ کیا اور پتہ چلا کہ سائٹ پلان میں دکھائے گئے 'سی' کی جگہ پر ایک لالٹین لٹک رہی تھی۔انہوں نے گواہوں

کی مشعلوں کا بھی جائزہ لیا اور اس سلسلے میں میمو تیار کیے۔استغاثہ کے گواہوں نے جرم کے محرک کے بارے میں بھی گواہی دی ہے۔ یہ ریکارڈ پر آیا ہے کہ ایک طرف ملزم ڈیلا اور دوسری طرف متوفی اوم پال کے درمیان اس زمین سے متعلق قانونی چارہ جوئی ہوئی تھی جو اوم پال نے خریدی تھی۔تنازعہ کا تعلق فصل سے بھی تھا اور اس واقعے سے ایک دن پہلے اپیل کنندہ نمبر 1 ڈیلا نے درحقیقت متوفی اوم پال کو دھمکی دی تھی۔ پی ڈبلیو-1 نے یہ بھی بتایا ہے کہ واقعے سے ایک سال قبل ایک واقعہ پیش آیا تھا جس میں ملزم تیلو اور اس کی ماں زخمی ہوئے تھے جس کے لیے متوفی اوم پال اور خود اس پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔عدالت عالیہ نے فاضل سیشن جج کے اس مشاہدے سے اتفاق نہیں کیا کہ یہ قبول کرنا مشکل ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 1، ڈیلا ناراض نہیں تھا اور اوم پال سے متعلق یا دلچسپی رکھنے والے افراد شک کی بنیاد پر ملزموں کا نام لے سکتے تھے۔اس وجہ سے کہ مقصد واضح طور پر قائم ہو گیا تھا کیونکہ فریقین کے درمیان کئی قانونی چارہ جوئی ہوئی تھی، زمین سے متعلق تنازعہ ابھی بھی ریونیو عدالت میں زیر التوا تھا دیوانی اور فوجداری قانونی چارہ جوئی تھی۔ایسے حالات میں، عدالت عالیہ نے پایا کہ ٹرائل کورٹ نے یہ نتیجہ ریکارڈ کرنے میں غلطی کی کہ محرک پہلو ثابت نہیں ہوا اور اپیل کنندہ ڈیلا متوفی سے ناراض نہیں تھا یا ملزم افراد کا نام محض شک کی بنیاد پر لیا گیا تھا۔فاضل سیشن جج نے جائے وقوعہ پر روشنی کی موجودگی پر شک کیا تھا لیکن عدالت عالیہ اس سلسلے میں ریکارڈ پر رکھے گئے شواہد کے حوالے سے اس سے متفق نہیں تھی۔ ہری سنگھ کی کوٹھاری کے باہر برآمدے میں ایک لالٹین جل رہی تھی (پی ڈبلیو-2). تفتیشی افسر نے لالٹین کا معائنہ کیا اور سائٹ پلان میں اس جگہ کو نشان زد کیا جہاں یہ لٹک رہی تھی۔لالٹین جلانے کی حقیقت کا ذکر ایف آئی آر کے ساتھ ساتھ گواہوں کے بیانات میں بھی کیا گیا تھا۔مزید برآں، یہ شواہد میں ہے کہ گواہ سکھبیر اور وید پرکاش جو جائے وقوعہ پر پہنچے تھے، کے پاس مشعلیں تھیں جو انہوں نے روشن کیں۔روشنی کے اس ماخذ کا ذکر ایف آئی آر میں بھی کیا گیا تھا۔تفتیشی افسر نے ان گواہوں کی مشعلوں کی جانچ پڑتال کی اور اس سلسلے میں میمو تیار کیے۔عینی شاہدین نے جائے وقوعہ پر مشعل روشنی کے منبع کے بارے میں بھی بتایا ہے۔اس ثبوت کے پیش نظر، جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مشاہدہ کیا ہے، ٹرائل کورٹ کو صرف اس بنیاد پر اس ثبوت پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا کہ دو گواہ سکھبیر اور وید پرکاش زخمی نہیں ہوئے تھے۔ یہ ضروری نہیں تھا کہ ہر گواہ زخمی ہوا ہو۔

ٹرائل کورٹ کی طرف سے اس جگہ کے حوالے سے پائے جانے والے تضاد کے حوالے سے جہاں متوفی اوم پال سو رہا تھا، عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں کافی تفصیل سے غور کیا ہے اور درج کیا ہے کہ نام نہاد تضاد اہم نہیں تھا۔

عدالت عالیہ نے جرم میں اپیل گزاروں کی شرکت کے حوالے سے متنازعہ فیصلے میں اس طرح مشاہدہ کیا ہے:-

" تاہم، جہاں تک ملزم ڈیلا اور تیلو کا تعلق ہے، ہمیں جرم میں ان کی شمولیت کے بارے میں کوئی شک کرنے والی چیز نہیں ملتی ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دو ملزموں نے چار دیگران افراد کے ساتھ مل کر اوم پال کا قتلِ عمد کیا تھا اور تین دیگران کو زخمی کیا تھا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل سیشن جج کسی بھی ایسی چوٹ کی نام نہاد عدم موجودگی سے بہت متاثر ہوا ہے جو ملکی ساختہ پستول کی وجہ سے ہو سکتی ہے اور متوفی کے جسم پر رائفل کی وجہ سے ہونے والی چوٹ کی مبینہ موجودگی ہے۔فاضل سیشن جج نے جائے وقوعہ پر ایک استعمال شدہ 12 بور کارتوس اور ایک زندہ رائفل کارتوس کی بازیابی کا حوالہ دیا ہے اور اس کے بعد کسی غیر واضح وجہ سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ موقع پر رائفل کے استعمال کا ہر امکان تھا۔اس کے بعد اس نے گواہوں کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ اوم پال کو

تیلگو کے استعمال کردہ دیسی ساختہ پستول سے مارا گیا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ سیشن جج کے یہ مشاہدات شواہد کو غلط طریقے سے پڑھنے کا نتیجہ ہیں۔ تفتیشی افسر کو موقع پر 12 بور استعمال شدہ کارتوس کے ساتھ ساتھ رائفل کا زندہ کارتوس بھی ملا۔ اس طرح یہ ظاہر ہوگا کہ ایک 12 بور کارتوس فائر کیا گیا تھا۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ حملہ آوروں میں سے کوئی بھی رائفل سے لیس تھا یا اس نے وہی استعمال کیا تھا۔ اوم پال کے پوسٹ مارٹم سے واضح طور پر اور شک سے بالاتر پتہ چلتا ہے کہ اوم پال کو رائفل کے کارتوس سے نہیں بلکہ کارتوس سے گولی ماری گئی تھی جسے ملکی ساختہ پستول سے فائر کیا جا سکتا تھا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ پھیپھڑوں کی گہا سے تیرہ چھوٹے چھرے برآمد ہوئے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ چھرے رائفل سے نہیں چلائے جا سکتے تھے لیکن ملکی ساختہ پستول سے چلائے جا سکتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل سیشن جج نے اس نکتے پر دستیاب ٹھوس شواہد پر غور نہیں کیا اور اس لیے غلط نتیجے پر پہنچ کر ملزم تیلو کے ذریعے دیسی ساختہ پستول سے گولی چلانے کے بارے میں استغاثہ کے گواہوں کے دعووں کو مسترد کر دیا۔"

اس طرح، ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ نے مقدمے کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے، شواہد کے مناسب تجزیے اور معروضی از سر نو تعریف پر، ٹرائل کورٹ کی طرف سے منظور کردہ حکم بریت کو پلٹنا درست اور جائز تھا جواب تک ان اپیل گزاروں سے متعلق ہے۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں عدالت عالیہ نے حکم بریت میں صرف اس وجہ سے مداخلت کی ہو کہ وہ مختلف نظریہ اختیار کر سکتی ہے۔ دوسری طرف، عدالت عالیہ نے دکھایا ہے کہ کس طرح ٹرائل کورٹ کی طرف سے بری ہونے کی درج کردہ وجوہات غلط تھیں اور ٹرائل کورٹ کی طرف سے لیا گیا نظریہ معقول نظریہ نہیں تھا اور وہ شواہد کے وزن کے خلاف تھا۔ ہمیں اعتراض شدہ حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ یا بنیاد نظر نہیں آتی ہے۔ نتیجتاً، اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اپیل گزار ضمانت پر مفرور ہیں۔ سزا کا بقیہ حصہ گزارنے پر انہیں حراست میں لیا جائے گا۔

اپیل کنندہ نمبر 1، ڈیلا، جو کہ بوڑھا شخص ہے، کے حوالے سے اپیل کنندگان کے لیے فاضل وکیل کے آخری بیان کا جواب دیتے ہوئے، ہم توقع کرتے ہیں کہ جواب دہندہ ریاست اپنے معاملے پر ہمدردی کے ساتھ غور کرے گی جب بھی اس کی طرف سے متعلقہ قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے سزا میں تبدیلی کے لیے درخواست دی جائے گی، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس کی عمر 80 سال سے زائد ہے۔ یہ واقعہ سال 1979 اور اس مقدمے کے عجیب و غریب حقائق اور حالات سے متعلق ہے۔

این جے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document